49793- فطرانہ کی مقدار اور ادائیگی کا وقت

سوال

ہم مغربی کمیٹی کے ممبران برسلون میں رہائش پذیر ہیں فطرانہ کا طریقہ کار کیا ہے جس پر ہمیں کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے مسلمانوں پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فطرانہ ادا کرنا فرض کیا، اور حکم دیا کہ نماز عید کے لیے نکلنے سے قبل ادا کیا جائے.

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ :

"ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک صاع غلہ یا ایک صاع پھل یا ایک صاع جو یا ایک صاع منقہ فطرانہ ادا کیا کرتے تھے"

اکثر اہل علم نے یہاں غلہ کی شرح کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے مراد گندم ہے، اور کچھ نے اس کی شرح کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے مراد خوراک ہے جو علاقے کے لوگ بطور خوراک استعمال کرتے ہیں، چاہے وہ گندم ہو یا مکئی یا باجرہ وغیرہ.

اور صحیح بھی یہی ہے کہ کیونکہ فطرانہ کا مقصد تو غنی و مالدار کی جانب سے فقیر و مسکین کی غمخواری ہے، مسلمان پر ضروری نہیں کہ وہ اپنے علاقے کی خوراک کے علاوہ کوئی اور چیز دے کر فقیر کی غمخواری کرے، بلاشک وشبہ حرمین کے علاقے کی خوراک چاول ہے جو ہر کوئی پسند کرتا ہے، اور یہ جو سے افضل اور اعلی ہیں.

اس سے یہ علم ہوا کہ فطرانہ میں چاول دینے میں کوئی حرج نہیں.

فطرانہ میں واجب ہے کہ ہر جنس سے ایک صاع ہی ادا کیا جائے اور یہ صاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاع کی مقدار کے مطابق ہو، جو چار چلو یعنی دونوں ہاتھ چار بار بھریں جائیں تو یہ صاع کے برابر ہوگا، جیسا کہ قاموس میں درج ہے.

اور موجودہ دور کے وزن کے مطابق تقریبا تین کلوگرام بنتا ہے، اس لیے اگر مسلمان شخص ایک صاع چاول یا کوئی اور جنس جو اس کے علاقے کی خوراک شمار ہوتی ہے فطرانہ ادا کرے تو یہ کافی ہوگا، علماء کے صحیح قول کے مطابق چاہے وہ چیز ان اشیاء کے علاوہ بھی ہو جو اس حدیث میں مذکور ہیں، اور وزن کی مقدار تین کلو فطرانہ ادا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں.

ہر چھوٹے اور بڑے مرد و عورت آزاد اور غلام مسلمان کی جانب سے فطرانہ ادا کرنا واجب ہے، رہا ماں کے پیٹ میں بچہ تو بالاجماع اس کی جانب سے فطرانہ ادا کرنا واجب نہیں، لیکن عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے عمل کے مطابق اس کی طرف سے ادائیگی مستحب ہے.

اور یہ بھی واجب ہے کہ فطرانہ نماز عید سے قبل ادا کیا جائے، اور نماز عید کے بعد تک موخر کرنا جائز نہیں، اور عید سے ایک یا دو یوم قبل ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں، اس سے معلوم ہوا کہ علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق فطرانہ کی ادائیگی کا ابتدائی وقت اٹھائیس رمضان کی رات ہے؛ کیونکہ ہو سکتا ہے مہینہ انتیس کا ہو یا پھر تیس کا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام عید سے ایک یا دو روز قبل فطرانہ ادا کیا کرتے تھے.

فطرانہ کا مصرف فقراء اور مساکین ہیں، حدیث میں ثابت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ روزے دار کی لغو اور بے ہودہ باتوں سے پاکی اور مسکینوں کے کھانے کے لیے فطرانہ فرض کیا، جس نے نماز عید سے قبل ادا کیا تو یہ فطرانہ قبول ہے، اور جس نے نماز عید کے بعد ادا کیا تو یہ عام قسم کے صدقات میں شامل ہوگا"

اسے ابوداود نے سنن ابوداود میں روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں حسن قرار دیا ہے.

جمہور اہل علم کے ہاں فطرانہ کی قیمت نقد رقم میں ادا کرنی جائز نہیں، اور دلیل کے لحاظ سے یہی زیادہ صحیح ہے، بلکہ غلہ کی شکل میں فطرانہ ادا کرنا واجب ہے، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا عمل ہے، اور جمہور امت کا بھی یہی قول ہے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اپنے دین کی سمجھ عطا فرمائے اور اس پر ثابت قدم رکھے، اور ہمارے دلوں اور اعمال کی اصلاح فرمائے، یقینا اللہ سبحانہ وتعالی بڑا سخی اور کرم کرنے والا ہے" اھ

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (200/14).

چنانچہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی نے فطرانہ کا وزن کے مطابق جو حساب لگایا ہے وہ تقریبا تین کلو گرام ہے.

اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کا بھی یہی فیصلہ ہے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (371/9).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کے حساب کے مطابق چاول دو ہزار ایک سو گرام (2100) ہے.

دیکھیوں: فتاوی الزکاۃ (274-276).

وزن میں یہ اختلاف اس لیے ہے کہ صاع ایک پیمانہ ہے جو حجم کے مطابق ماپا جاتا ہے وزن کے ساتھ نہیں.

علماء کرام نے وزن میں اندازہ اس لیے لگایا ہے تا کہ سہولت رہے اور ضبط کے زیادہ قریب ہو، اور یہ معلوم ہے کہ دانوں کا وزن مختلف ہوتا ہے، کیونکہ کچھ کم وزن کے ہوتے ہیں اور کچھ زیادہ اور کچھ متوسط وزن رکھتے ہیں.

بلکہ دانوں کی ایک ہی قسم کا صاع میں وزن مختلف ہوتا ہے، چنانچہ نئے فصل کے دانے پرانی فصل کے دانوں سے وزنی ہوتے ہیں، اس لیے جب انسان احتیاط کرتے ہوئے زیادہ فطرانہ ادا کرے تو یہ بہتر اور احتیاط ہے.

دیکھیں: المغنی (168/4). اس میں بھی کھیتی کی زکاۃ میں وزن کا اندازہ اسی طرح ذکر کیا گیا ہے.

واللہ اعلم.